Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم ہفتہ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۳۰ رجمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۸ احسان ۱۳۵۶ہش ۱۸ جون ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۳۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ احسان - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۷ احسان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع کے باعث نمازِ جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے حضور کے زیرِ ارشاد نمازِ جمعہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن) نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی عظیم تاثیرات اور جذب وکشش کا ذکر کرتے ہوئے تاریخِ اسلام کے بعض واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح یہ مقدس کتاب قلوب میں عظیم پاک انقلاب بپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اِس زمانہ میں قرآنی برکات کو دُنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے سپرد کی ہے اِسی سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ ارشاد مرکز میں ہر سال تعلیم القرآن کلاس جاری کی جاتی ہے امسال یہ کلاس ۲۷ جون سے ۱۱ جولائی ۱۹۷۷ء تک جاری رہے گی۔ احبابِ جماعت کو اور بالخصوص احمدی نوجوانوں کو اِس کلاس میں بڑھ چڑھ کر شامل ہونے کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے تا اِطلاعِ ثانی ملاقات نہیں ہو گی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناسازیٔ طبع کے باعث تا اطلاعِ ثانی ملاقات نہیں ہو گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچّا اور بے ریا تعلّق اِخلاص اور وفاداری ہے

جہاں تک ہو سکے صدق و اخلاص و ترکِ ریا و ترکِ منہیات میں ترقی کرنی چاہیئے

"مَیں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں اسے خوب یاد رکھو کہ ان خوابوں اور الہامات پر ہی نہ رہو بلکہ اعمالِ صالحہ میں لگے رہو بہت سے الہامات اور خواب سیر و پھل کی طرح ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ہے۔ اصل مقصد اور غرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچّا اور بے ریا تعلق۔ اخلاص اور وفاداری ہے جو نرے خوابوں سے پوری نہیں ہو سکتی۔ مگر اللہ تعالیٰ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہیئے جہاں تک ہو سکے صدق و اخلاص اور ترکِ ریا و ترکِ منہیات میں ترقی کرنی چاہیئے۔ اور مطالعہ کرتے رہو کہ ان باتوں پر کس حد تک قائم ہو۔ اگر یہ باتیں نہیں ہیں تو پھر خوابیں اور الہامات بھی کچھ فائدہ نہیں دیں گے بلکہ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اوائلِ سلوک میں جو رؤیا یا وحی ہو اس پر توجہ نہیں کرنی چاہیئے وہ اکثر اوقات اس راہ میں روک ہو جاتی ہے۔ انسان کی اپنی خوبی اس میں تو کوئی نہیں کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو وہ کسی کو کوئی اچھی خواب دکھاوے یا کوئی الہام کرے، اس نے کیا کیا؟ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت وحی ہُوا کرتی تھی لیکن اس کا کہیں ذکر بھی نہیں کیا گیا کہ اس کو یہ الہام ہُوا یہ وحی ہوئی بلکہ ذکر کیا گیا ہے تو اِس بات کا کہ ابراھیم الّذی وفّٰی وہ ابراہیم جس نے وفاداری کا کامل نمونہ دکھایا۔ یا یہ کہ یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انّا کذالک نجزی المحسنین یہ بات ہے جو انسان کو حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر یہ پیدا نہ ہو تو پھر رؤیا و الہام سے کیا فائدہ؟ مومن کی نظر ہمیشہ اعمالِ صالحہ پر ہوتی ہے۔ اگر اعمالِ صالحہ پر نظر نہ ہو تو اندیشہ ہے کہ وہ مکر اللہ کے نیچے آجائے گا ہم کو تو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی صدق و وفا کی، نہ یہ کہ قیل و قال تک ہی ہماری ہمّت وکوشش محدود ہو۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت دیتا ہے اور اپنے فیوض و برکات کے دروازے کھول دیتا ہے اور رؤیا اور وحی کو القائے شیطانی سے پاک کر دیتا ہے اور اضغاث احلام سے بچا لیتا ہے۔"

(الحکم یکم مئی ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ احسان ۱۳۵۶ ہش
۱۸ جون ۱۹۷۷ء

ہر خوف اور غم سے نجات دلانے والی مخصوص کیفیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک خاص امر کی بار بار تاکید فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ بجز خدا کے اور کسی سے نہ ڈریں۔ یعنی صرف ایک ہی ہستی کا خوف اور خشیت ان کے دل میں جاگزیں ہونی چاہیئے اور وہ ہے کُل موجودات کے خالق و مالک ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدائے احد بزرگ و برتر کی بے مثل و مانند کی ہستی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کی بار بار تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ" (المائدہ آیت ۴۵)

یعنی تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو

یہ اور اسی مفہوم کی متعدد دوسری آیات میں مومنوں کو صرف اور صرف اللہ سے ڈرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ خوف یا ڈر کا لفظ عام دنیوی محاورہ کی رو سے امن و سکون اور خوشی کی متضاد حالت پر بولا جاتا ہے اسی لئے دنیا میں لوگ بالعموم اس سے نجات حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن اللہ کے خوف اور ڈر کی کیفیت ہی یکسر مختلف ہوتی ہے۔ یہ خوف جس کے لئے قرآن مجید میں تقویٰ کی نہایت مقدس اصطلاح استعمال کی گئی ہے جس انسان کے دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے اسے ہر قسم کے دنیوی خوف اور ہموم و غموم سے نجات مل جاتی ہے۔ اسی لئے ایک مومن خشیت الٰہی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے دور نہیں بھاگتا بلکہ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ خوف بھی بہت ہی مبارک خوف ہوتا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو برائیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی توفیق ملتی ہے۔ اسی کے طفیل اسے حقیقی امن و سکون اور خوشی و خوشحالی میسر آتی ہے۔ جتنا زیادہ خوفِ الٰہی اس میں پیدا ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ اس میں محبت الٰہی کا جذبہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور پھر وہ اس خوف میں ترقی کرتے کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ خود خدا تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور وہ اپنے رب کا محبوب بن جاتا ہے۔

جہاں تک خوف الٰہی کے نتیجہ میں ہر قسم کے خوف اور ہموم و غموم سے مومنوں کو نجات ملنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضمانت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝"

(الاعراف آیت ۳۶)

ترجمہ: جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں تو ان کو (آئندہ کے لئے) کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ (ماضی کی کسی بات پر) غمگین ہوں گے۔

اسی طرح اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ خوف الٰہی کے نتیجہ میں ہموم و غموم سے نجات ملتی ہے اور مومنوں میں طبعاً محبت الٰہی کا شدید جذبہ ابھرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ اسی سے محبت کرنے لگتے ہیں اور یہ کہ خدا تعالیٰ انہیں نہ صرف اگلے جہان میں جنت میں داخل کرے گا بلکہ وہ اس دنیا میں بھی انہیں فوز عظیم کی بشارت سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۝" (یونس۔ آیات ۶۳ تا ۶۵)

ترجمہ: سنو! جو لوگ اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں ان پر نہ کوئی خوف مستولی ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں (خدا سے سچی محبت کرنے والے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں) جو ایمان لائے اور تقویٰ (خوف الٰہی) کو ہمیشہ لازم حال رکھا۔ ان کے لئے اس ورلی زندگی میں (بھی خدا کی طرف سے) بشارت (پانے کا انعام مقرر) ہے اور بعد والی زندگی میں بھی۔ اللہ کی (فرمودہ) باتوں میں (قطعاً) کوئی تبدیلی نہیں (ہو سکتی)۔ یہی (وہ کامیابی ہے جو ہوئی) عظیم الشان کامیابی (کہلا سکتی) ہے۔

خشیت الٰہی کو دل میں جاگزیں کرنے کے نتیجہ میں مومنوں کو اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جو بشارت اور عظیم الشان کامیابی ملتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی وضاحت فرمائی ہے اور وہ یہی ہے کہ اس دنیا میں خدا تعالیٰ انہیں اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کے شرف سے نوازتا ہے اور انہیں ہر قسم کے خوف اور ہموم و غموم سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جاتی ہے اور وہ اس دنیا میں بھی دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے وہ تمام نعمتیں مقدر کر دی جاتی ہیں جن کی وہ خواہش کریں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ۝"

(حٰمٓ السجدہ۔ آیت ۳۱، ۳۲)

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے (اور سیدھی راہ پر لگے رہے) ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ صرف خدا تعالیٰ ہی کے خوف کو دل میں جگہ دینا اور اس سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہنا اور کسی اور کے خوف کو اپنے قریب نہ آنے دینا ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ مبارک ہے وہ مومن جس کا دل ماسوی اللہ کے خوف سے خالی ہو کر صرف اور صرف خشیت الٰہی سے معمور ہوا۔ کیونکہ یہ ایک خوف ہی دنیا کے ہر قسم کے خوفوں اور ہموم و غموم سے نجات دلانے کا ضامن ہے۔ اسی کے نتیجہ میں گناہوں سے مخلصی نصیب ہو کر نیکیاں بجا لانے کی توفیق ملتی ہے اور خدا تعالیٰ کی شدید محبت دل پر غالب آتی ہے اور اس دنیا میں ہی فوز و فلاح کی بشارتیں ملتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور معیت کا خصوصی شرف میسر آتا ہے اور اگلے جہان کے ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے انعامات اس کے لئے مقدر کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ خشیتِ الٰہی کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد میں

ہو گئی رخصت مسیح پاکؑ کی لختِ جگر — ہر قضا پر ہے وہ راضی، ہے یہی شانِ بشر
آ گیا حکمِ خدا، اٹھی نقابِ زندگی — زندگی کو مل گئی اِک اور گویا زندگی،
بزم میں رونق کو ہے اُس جانے والی کی تلاش — تو ہی اے جذبِ کشش لے جائے یہ پیغام کاش!
بلبلِ بستانِ احمدؐ طوطیٔ باغِ جناں — یاد ہے اب تک ترا شیریں دہن شیریں بیاں
وہ ترے افکارِ پاکیزہ کا حسن و بانکپن — ہو گئے اشعار کے پیکر میں سب "دُرِّ عدن"
جو کبھی دیکھا تھا، سُنایا ہم کو وہ "ذکرِ حبیبؐ" — یوں لگا جیسے کہ خود وہ آ گئے ہم سے قریب
لجنہ لاہور، رکھنا یاد فضلِ ذوالمنن — صدر تھی تیری کبھی بنتِ مسیحائے زمنؑ
شفقت و الفت کے افسانے کو دہرائیگا کون — درد کے ماروں کو سہلائے گا بہلائے گا کون؟
ہم تری رحمت کے ہیں محتاج اے ربِّ رحیم — سن دعائے دردِ دل یا رب بصد لطفِ عمیم

دے جگہ مہدیؑ کی دختر کو بہت اپنے قریب
اور قربِ رحمۃٌ للعالمینؐ بھی ہو نصیب!

شاکرہ اہلیہ لطیف الرحمٰن صاحب۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کفنِ مسیح" کے متعلق عصرِ حاضر کا عظیم الشّان انکشاف

حضرت مسیح علیہ السّلام صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد زندہ تھے

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلّغ انچارج جرمنی)

گزشتہ انیس ۱۹ صدیوں سے عیسائی دنیا کا یہ بنیادی عقیدہ چلا آرہا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر وفات پاکر عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ بنے اور یوں اُن کے لئے ابدی نجات کا باعث بنے جبکہ قرآن کریم نے آج سے چودہ سَو برس پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے مگر باوجود اس اعلان کے عیسائیت اپنے عقیدے پر سختی سے قائم رہی اور اسی عقیدہ کی بناء پر وہ دنیا میں مسیح کو نجات دہندہ کے طور پر پیش کرتی رہی مگر "کفنِ مسیح" پر حالیہ تحقیق نے اس عقیدہ کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور روزِ روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ مسیح نے صلیب پر وفات نہیں پائی بلکہ جب اُن کو صلیب پر سے اُتارا گیا تو وہ محض بے ہوش تھے۔ ان کا دل حرکت کر رہا تھا اور اسی بیہوشی کی حالت میں انہیں ایک غار میں رکھا گیا جہاں پوشیدہ طور پر اُن کی نگرانی اور دیکھ بھال ہوتی رہی۔ مسیحی عقیدہ کے مطابق وہ اس غار میں بھی وفات یافتہ حالت میں رہے۔ تیسرے دن انہوں نے دوبارہ زندگی پائی۔ گویا ان کا غار سے زندہ نکلنا اور اپنے شاگردوں سے ملنا، اُن کے ساتھ مل کر بیٹھنا اور اکٹھے کھانا کھانا وغیرہ اُن کی صلیبی موت کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے کے نتیجے میں تھا مگر ان پر لپیٹی جانے والی چادر پر موجود نقوش کی سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ صلیب پر اُن کی موت واقع ہی نہیں ہوئی۔ یہ چادر اٹلی میں ٹورین (TORIN) کے مقام پر واقع شاہی گرجا میں حضرت مسیح کی مقدس یادگار کے طور پر اب تک محفوظ ہے اور کم و بیش ہر تینتیس (۳۳) سال کے بعد یا کسی اہم دینی یا شاہی تقریب پر اس کی نمائش ہوتی ہے۔

یہ نقوش کیا ہیں اور کس طرح پیدا ہوئے؟ یہ ایک عجیب دلچسپ حقیقت ہے۔ جب حضرت مسیح کو یوسف آرمتیہ والے اور اُن کے ساتھیوں نے صلیب پر سے اُتار کر خاص قسم کی ادویات میں تیار شدہ ایک چادر میں لپیٹ کر ایک غار میں رکھا جس کی تصدیق انجیل سے بھی ہوتی ہے تو ان کے جسم پر ملی جانے والی بعض کیمیاوی ادویات اور حرارتِ جسمانی کے باہمی عمل کے نتیجہ میں چادر کے اندر کی جانب ایک انسانی شبیہہ کے آثار پیدا ہو گئے۔ یہ آثار جو فوٹوگرافی کی منفی پلیٹ کے مشابہ ہیں اور اب تک کمال صفائی کے ساتھ دیکھے جا سکتے ہیں اس قدر منتشر اور غیر واضح ہیں کہ سوائے اس کے کہ ان سے ایک انسانی شبیہہ کا تصوّر پیدا ہو اور کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا تاہم اسے اب تک حضرت مسیح کی شبیہہ کے طور پر دیکھا اور تسلیم کیا گیا اور خود پوپ پیئس یازدہم (Pius XI) نے ۲۲ر مارچ ۱۹۳۴ء کو مندرجہ ذیل دعائیہ کلمات کے ساتھ اس پر اپنی مُہر تصدیق ثبت کی ہے۔

"اے خداوند مسیح جس نے اس پاک کفن کے اوپر کہ جس میں تیرا مقدس وجود صلیب سے اُتارے جانے کے بعد لپیٹا گیا اپنے طینی وجود کے نقوش پیدا کر دیئے ہیں ہمیں اس دُکھ کے طفیل جو تجھے پہنچا قیامت کے دن اس رحمت سے حصہ عطا فرمانا جو ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری رہیگا آمین۔"

اگر فوٹوگرافی کی ایجاد نہ ہوتی تو شاید اس شبیہہ کی اس سے زیادہ وقعت نہ ہوتی کہ جو اس کے بارے میں مسیح کی ایک مقدس یادگار کے طور پر مندرجہ بالا الفاظ میں بیان کی گئی ہے مگر فوٹوگرافی کی آنکھ نے ان منتشر اور بے ربط نقوش کو کچھ ایسے انداز سے دیکھا اور اُبھارا کہ ماضی کی بہت سی حقیقتیں منکشف ہو گئیں جن کے نتیجے میں اس پاک اور مقدس وجود کی ہستی کے گرد پھیلے ہوئے دبیز پردے چھٹ کر ایسے ایسے راز ہائے سربستہ کھلے کہ جن سے عیسائیت کی بنیادیں ہل گئیں۔ بڑے بڑے فلاسفر دنگ رہ گئے اور بڑے بڑے علماء انگشت بدنداں ہو کر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مئی ۱۸۹۸ء میں ایک اطالوی فوٹوگرافر سیکونڈو پیا (Secondo Pia) نے کمالِ فراست کے ساتھ اپنے خرچ پر اس چادر اور اس کے نقوش کی تصویر لینے کا فیصلہ کیا۔ یہ پورے طور پر معلوم نہیں کہ تصویر لینے کا خیال سب سے پہلے کس کے دل و دماغ میں پیدا ہوا۔ اتنا معلوم ہے کہ اس وقت کے اطالوی حکمران اور اس خاندان کے رُکنِ اعلیٰ نے جس کی تحویل میں وہ کفن تھا اس تجویز کو کچھ اچھی نظروں سے نہ دیکھا۔ اُن کے خیال میں یہ ایک ایسا بے مقصد اور بے سُود کام تھا جس سے مقدس چادر کو نقصان پہنچ جانے کے اندیشہ کے علاوہ اس کی بے حُرمتی لازم آتی تھی۔ تاہم پیا نے کسی نہ کسی طریقے سے چادر کے متولی خاندان کو اس امر پر راضی کر ہی لیا۔

اُس وقت جبکہ فوٹوگرافی کا فن ابھی نیا نیا ہی تھا اور گرجا کی انتظامیہ اپنی روایات میں کوئی تبدیلی کرنے کو تیار نہ تھی۔ اس چودہ فٹ لمبی اور تقریباً ۴ فٹ چوڑی چادر کی تصویر لینا آسان کام نہ تھا جو ایک محدود اور معین وقت کے لئے اپنے روپہلی صندوق سے باہر نکالی جاتی اور اس تاریک گرجا کی اندھیری کوٹھڑی میں ہی چند مخصوص گھنٹے آویزاں رہنے اور لاکھوں شائقین کی آنکھوں کا نظارہ بننے کے بعد مقفل کر کے رکھ دی جاتی۔ اس سے قبل آخری بار اس کی ۱۸۶۸ء میں نمائش کی گئی تھی۔

موجودہ نمائش کے دوران صرف دو دن یعنی ۲۵ر مئی اور ۲۸ر مئی ایسے تھے جس میں دو دو گھنٹے کے دو وقفے مسٹر پیا کو فوٹوگرافی کے لئے دیئے گئے۔ اُس نے پہلے وقفہ یعنی ۲۵ر مئی والے دن پہلا تجربہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ دو گھنٹے کے اس وقفہ میں اُس نے بجلی پیدا کرنے والے اپنے دو جنریٹروں اور لیمپوں کو بھی نصب کرنا تھا اور ۵۵ مربع فٹ رقبے میں پھیلی ہوئی چادر کی تصویر کشی کے لئے ایک اس قسم کا لکڑی کا چبوترہ بھی جس پر بیٹھ کر وہ آگے پیچھے اور دائیں بائیں حرکت کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ اتنے کم وقت میں ایسی تنصیبات کا لگانا اور اُکھیڑنا بجائے خود ایک مشکل کام تھا مگر مسٹر پیا نے کمال چابکدستی اور اپنے معاونین کے تعاون کے ساتھ یہ کام سرانجام دیا۔ ۲۵ر تاریخ والی پہلی کوشش ناکام رہی مگر ۲۸ر تاریخ والی کوشش حیرت انگیز طور پر کامیاب رہی۔

جو تصویر کیمرے کی منفی پلیٹ پر تھی اور یہی وہ تصویر تھی جو مسٹر پیا کی پہلی نگاہ کے سامنے آئی۔ وہ غیر متوقع طور پر بہت واضح اور مربوط تھی اور وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ یہ کپڑے کے اوپر بکھری ہوئی تصویر سے بہت زیادہ صاف اور واضح تھی۔ بات دراصل یہ تھی کہ کپڑے والی اصل تصویر حضرت مسیح کی شبیہہ مبارک کی منفی تصویر تھی۔ اس منفی سے جو کیمرے نے آگے تصویر بنائی وہ حضرت مسیح کی مثبت تصویر بنی جس سے حضرت مسیح کا چہرہ اور جسم کے دیگر حصے واضح ہو کر سامنے آگئے۔

فوٹوگرافی کی اس پہلی کوشش نے جو مسٹر پیا نے گزشتہ صدی کے خاتمہ پر سرانجام دی عیسائی دنیا میں ایک تہلکہ تو مچا دیا اور کئی قسم کے افسانے مشہور ہو گئے۔ کوئی کہتا یہ فوٹوگرافر کی چالاکی ہے۔ اس نے منفی پلیٹ کی نوک پلک خود ہی ٹھیک کر کے اس میں انسانی شبیہہ کا رنگ بھر دیا ہے۔ کسی نے اسے معجزہ قرار دیا۔ بعض اسے قرونِ وسطیٰ کے کسی چالاک مصوّر کی کارستانی قرار دینے لگے جس نے کپڑے کے اُوپر منفی نقاشی کر کے ایک ایسی شبیہہ پیدا کر دی ہے جس کی مثبت تصویر انسانی شکل کو اپنے اصلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روپ میں پیش کر سکتی تھی مگر اس سے زیادہ انکشاف نہ ہوا کہ کپڑے پر جو بکھرے ہوئے نقوش ہیں اُن کو کیمرہ کی مدد سے ایک مکمل انسان کی شکل میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ابھی دنیا سے وہ حقائق پوشیدہ تھے جن کی نقاب کشائی کے لئے ۳۳ سال کا مزید عرصہ درکار تھا۔

چونکہ فوٹو گرافی کی اس پہلی کوشش کے نتیجہ میں "کفن مسیح" کی تصویر کشی کی اہمیت کھل کر سامنے آگئی تھی دوسری طرف عیسائی عوام میں اپنے خداوند مسیح کو اس کی اصلی شکل میں دیکھنے کا اشتیاق دن بدن بڑھ رہا تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ نمائش کے وقت پہلے سے زیادہ اہتمام کے ساتھ چادر اور اس کے نقوش کی تصویریں لی جائیں۔ یہ موقع ۱۹۳۱ء میں اطالوی بادشاہ کے ولیعہد شہزادہ امبرٹو (UMBERTO) کی شادی کے وقت پیدا ہوا تصویر کشی کے لئے بادشاہ کی اجازت بلا روک مل گئی۔ نمائش کی انتظامیہ کمیٹی نے کارڈینل فوساطی (FOSSATI) کے ماتحت ایک نہایت ہی تجربہ کار فوٹو گرافر گیسپے انری (GIUSEPPE ENRIE) کا انتخاب کیا۔ خود فنِ مصوری گزشتہ ۳۳ سالوں میں بہت ترقی کر چکا تھا۔ تیز رفتار اور طاقتور کیمرے ایجاد ہو چکے تھے۔ چنانچہ پہلے سے بہت زیادہ عمدہ اور سنسنی خیز نتائج کا انتظار ہونے لگا۔

مسٹر انری نے مئی ۱۹۳۱ء میں مختلف وقفوں کے دوران مختلف زاویوں اور فاصلوں سے متعدد تصویریں لیں جن کے لئے ۲۰،۰۰۰ اور ۱۶،۰۰۰ ہزار کینڈل پاور کے بلب استعمال کئے گئے۔ یہ سب نتائج انتہائی طور پر کامیاب رہے۔

ان نتائج کا چھ ماہرین نے فنی مطالعہ کیا اور کپڑے پر کے اصل نقوش کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد انہوں نے کامل اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل شہادت دی کہ :-

ا۔ تمام کی تمام منفی پلیٹیں کسی قسم کی انسانی دست برد سے پاک ہیں۔

ب۔ تصویروں کا اصل نقوش سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ نتائج انتہائی طور پر قابلِ اعتماد اور فنی اعتبار سے نقائص سے بالا ہیں۔

ان تصویروں کی مزید مصدقہ کاپیاں تیار کرنے کے بعد اصل پلیٹیں ۲۵ مئی ۱۹۳۱ء کو ٹورین کے ایک وکیل کے پاس ایک خاص فائل میں محفوظ کر دی گئیں۔ ان تصویروں کے فنی مطالعہ نے وہ تمام شبہات دور کر دیئے جو مسٹر پیا کے وقت پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ مسٹر انری نے اپنی کتاب LA SANTA SINDONE REVELETALLA FOTOGRAFIA میں اپنی تحقیق کا خلاصہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے :-

۱۔ چادر پر کے نقوش سوائے خون کے دھبوں کے مکمل طور پر منفی نقوش ہیں۔

۲۔ اِن نقوش کی تکبیر (ENLARGEMENT) سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ کوئی انسانی ہاتھ نہ ان تک پہنچا ہے اور نہ ایسی کامل منفی تصویر بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔

۳۔ کپڑے کے اوپر کسی خارجی رنگ و روغن یا برش کی لکیروں کے آثار نہیں ملتے۔

۴۔ نقوش کے تاریک اور روشن نقاط کا باہمی ربط اس قدر قدرتی ہے کہ کوئی مصوّر اپنے ہاتھوں کی صفائی سے ایسا نہیں کر سکتا۔

۵۔ خون کے دھبوں کی ہیئتِ ترکیبی اس بات کی غیر مبہم شہادت پیش کرتی ہے کہ یہ دھبے بہتے ہوئے خون کو بلا واسطہ جذب کر کے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ بالکل قرینِ قیاس نہیں کہ کوئی شخص جو بعد کے ترقی یافتہ فنِ مصوّری کے کمالات سے واقف نہیں تھا اتنے نازک اور اہم دستاویزی ثبوت میں خرد برد کرنے کی جرأت بھی کر سکتا ہے۔

۶۔ یہ نقوش انسانی جسم کے حقیقی تناسب اور اس پر وارد ہونے والی دردناک تعذیب کے آثار کو اتنے قدرتی انداز میں ظاہر کرتے ہیں کہ بناوٹ یا تصنع کے عدم وجود پر یقین کرنا لازم آتا ہے۔

۷۔ اگر ہم ان نقوش کی موجودہ منفی تصویر کو اسی قسم کی چادر پر پینٹ کرنے کی کوشش کریں تو ہزار احتیاطوں کے باوجود ایسی منفی تصویر نہیں بنا سکتے جیسی کفن مسیح کے اوپر اس وقت سے موجود چلی آتی ہے جبکہ منفی تصویروں کا تصور تک بھی انسانی دماغ میں نہیں آیا تھا۔ کوئی ماہر سے ماہر مصوّر بھی اس میں اغلاط کرنے سے بچ نہیں سکتا۔

جہاں تک چادر اور اس پر نقوش کے حقیقی اور غیر مصنوعی ہونے کا مسئلہ تھا وہ تو انری کے ہاتھوں لی جانے والی تصویروں اور ان پر ماہرین کے تبصروں سے کلی طور پر حل ہو گیا اور یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی کہ چادر پر مرتسم شبیہ خود حضرت مسیح کی ہی شبیہ ہے اور کسی انسانی ہاتھ کی بنائی ہوئی نہیں۔ لیکن ابھی تک وہ سنسنی خیز حقیقت پردۂ اخفاء میں ہی تھی جس نے عالمِ مسیحیت میں ایک لرزہ پیدا کرنا تھا اور جس کی داغ بیل خود مسٹر انری کی تحقیق میں موجود تھی۔ اِس اٹل حقیقت سے پردہ اٹھانے کا سہرا جرمن محققین کے حصے میں آیا۔ ان محققین کے ناموں اور شخصیات کے بارے میں صحیح علم نہیں ہو سکا البتہ کولون یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے اپنے آپ کو قلمی نام پروفیسر تھیوڈور ہرٹ (PROF. THEODOR HIRT) سے ظاہر کیا ہے۔

یہ پروفیسر ان تصاویر پر اپنی پچیس سالہ تحقیق کے نتائج لے کر ۱۹۵۶ء میں پوپ آف روم کے پاس پہنچے۔ جو کچھ اُن کے اور پوپ کے درمیان بات چیت ہوئی اس کا حال کسی کو معلوم نہیں، البتہ پروفیسر موصوف کی جو بات وہاں کے ایک کارڈینل سے ہوئی اس کا خلاصہ یہ تھا کہ :-

۱۔ اس چادر کے اندر جو وجود تھا اور جس کے متعلق یہ واضح شہادت چادر پر مرتسم شبیہ اور خون کے دھبوں سے ملتی ہے کہ اسے صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اس کا دل صلیب سے اتارے جانے کے وقت حرکت کر رہا تھا۔

۲۔ اِس بات کی بھی ناقابلِ تردید شہادت ملتی ہے کہ جب وہ وجود اس چادر کے اندر لپیٹا گیا تھا تو اس وقت بھی اُس کا دل حرکت کر رہا تھا۔

بالفاظِ دیگر یہ تحقیق واشگاف الفاظ میں اعلان تھا اس بات کا کہ اس چادر کے اندر جس وجود کو لپیٹا گیا تھا اس پر موت وارد نہیں ہوئی اور اگر وہ حضرت مسیح تھے جو اس کپڑے کی تاریخی شہادت چرچ کی تسلیمات اور قرائن قویّہ سے مسلّم ہے تو حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔

چونکہ یہ تحقیق چرچ کے معتقدات پر ایک کاری ضرب تھی اس لئے چرچ کا ردِّ عمل واضح تھا۔ یہ بات قرینِ قیاس نہ تھی کہ اس تحقیق کے بعد چرچ اپنی انیس سو سالہ غلطی کو تسلیم کر کے اعلان کر دیتا کہ آئندہ سے مسیح کی صلیبی موت اور کفارے کا عقیدہ ختم ہوتا ہے۔ ہوا یہ کہ بظاہر تو چرچ نے خاموشی اختیار کر لی اور تحقیق پر کوئی تبصرہ نہ کیا مگر در پردہ وہ ان محققین کے درپے ہو گیا جنہوں نے اس حقیقت کا انکشاف کیا تھا۔ نتیجۃً ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے اور وہ عملاً روپوش ہو گئے۔ تاہم اس حقیقت پر سے پردہ اٹھ چکا تھا اور چرچ کی ہزار کوشش کے باوجود یہ سنسنی خیز انکشاف پھیلنے سے نہ رک سکا۔ اخبارات نے اس پر تبصرے لکھے۔ پادریوں کی عقلیں دنگ رہ گئیں۔ لوگوں میں جستجو پیدا ہوئی۔ ان کی آنکھیں مجسم سوال بن کر چرچ کی طرف اٹھنے لگیں اور چرچ تھا کہ "کاٹو تو بدن میں لہو نہیں" کے مصداق نہ اس کی تصدیق کر سکتا تھا اور نہ اس چادر کا جسے وہ آج تک "کفنِ مسیح" کے طور پر محفوظ کئے ہوئے تھا اور جسکی صدیوں سے مسیح کی ایک مقدس یادگار کے طور پر تقدیس کی جا رہی تھی انکار کر سکتا تھا۔

آخر عوام کی بڑھتی ہوئی جستجو کے پیشِ نظر یہ تحقیق ایک کتابی صورت میں تیار ہو کر دنیا کے سامنے آ ہی گئی۔ ایک جرمن جرنلسٹ کرٹ برنا (KURT BERNA) نامی نے جسے پروفیسر تھیوڈور ہرٹ کے ساتھ ذاتی طور پر کئی بار ملنے اور بحث کرنے کا موقع ملا تحقیق کے نتائج کو (JESUS NICHT AM KREUTZ GESTORBEN) یعنی "یسوع مسیح نے صلیب پر وفات نہیں پائی" کے سنسنی خیز نام سے شائع کر دیا۔

اس کتاب میں کیا لکھا ہے اور محققین نے اس سے کیا نتائج اخذ کئے ہیں یہ ایک دلچسپ کہانی ہے۔ (باقی)

پتہ درکار ہے

مکرم میاں مستری گلاب الدین صاحب ولد فضل دین صاحب وصیت ۱۰۹۸۵ نے ۱۹۶۹ء میں گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی انکے موجودہ ایڈریس کی دفتر بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوسرے دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر کو مطلع فرمائیں تاکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۶۵

میں عبدالقدیر فیاض سندھی ولد غلام محمد صاحب قوم جانمشیہ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن محمرآباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۸۵ روپیہ بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالقدیر فیاض مربی سلسلہ احمدیہ۔ حدیقۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد: محمود احمد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: عبدالباسط طارق بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ

مسل نمبر ۲۳۱۶۶

میں عبدالمنان طاہر ولد عبدالسلام صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۸۵ روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالمنان طاہر معرفت نظارت اصلاح وارشاد ربوہ۔ گواہ شد: محمود احمد مربی سلسلہ حدیقۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد: عبدالقدیر فیاض حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۶۷

میں ملک بشارت احمد ولد قاضی ملک عبدالرحمن صاحب قوم اعوان پیشہ منیجر عمر ۵۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان برقبہ دس مرلہ ۱/۱۷ دارالرحمت غربی ربوہ مالیتی -/۳۰,۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے کل مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن والاؤنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ملک بشارت احمد ۱/۱۷ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد: غلام مصطفےٰ صادق وصیت ۳۱۴۱۲ ربوہ۔ گواہ شد: عبداللہ خان وصیت ۲۶۰۵ ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۶۸

میں محمد ابوالخیر ولد مرحوم ارشاد علی صاحب قوم خان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت نومبر ۱۹۵۲ء ساکن اتھالی ضلع کشتیا بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) زراعتی زمین سات ایکڑ (۲) غیر زرعی زمین دو ایکڑ ۳۳ ڈسیمل کل مالیتی -/۲۰,۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد ابوالخیر ولد جوآڈانگا محلہ کورٹ بارہ ضلع کشتیا بنگلہ دیش۔ گواہ شد: احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ ڈھاکہ۔ گواہ شد: محمد اسرائیل ہیرالن معلم وقف جدید۔

مسل نمبر ۲۳۱۶۹

میں ہاجرہ بی بی بیوہ ملک حیات بخش صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۷۲ سال بیعت اندازاً ۱۹۳۰ء ساکن محمودہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر وصول شدہ: -/۱۲۵ روپے

(۲) مکان کچی قریباً ۱۰ مرلہ مالیتی قریباً -/۴۰۰ روپے واقع محمودہ ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ہاجرہ بی بی بیوہ ملک حیات بخش صاحب۔ محمودہ تحصیل وضلع راولپنڈی۔ گواہ شد: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ستار بخش ملک وارث موصیہ محمودہ۔ گواہ شد: ملک میراں بخش صدر جماعت احمدیہ محمودہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۷۰

میں مرزا محمد اعظم ولد مرزا احمد دین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن شنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مکان واقعہ دارالبرکات ربوہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

(۲) نقد کیش -/۱۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: مرزا محمد اعظم صدر جماعت احمدیہ شنڈو محمد خان۔ گواہ شد: محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد۔ گواہ شد: محمود احمد سیکرٹری مال شنڈو محمد خان

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے سب سے پہلے ان کی اس صفت کا ہی ذکر کیا ہے کہ ان کے دل خوفِ الٰہی سے معمور ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ"

(الانفال۔ آیات۔ ۳تا۵)

ترجمہ: مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اُس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں نیز وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ جو نمازوں کو (شرائط کے مطابق) ادا کرتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہ (مذکورہ بالا صفات رکھنے والے) ہی سچے مومن ہیں ان کے رب کے پاس ان کے لئے (بڑے بڑے) مدارج بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔

درخواستِ دعا

عزیزم مسعود احمد ابن نور احمد صاحب شدید بیمار ہے اور سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد اور مکمل طور پر صحت عطا فرمائے۔

میاں خان منیجر
احمد نگر۔ متصل ربوہ

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوایئے!

کیور ٹیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ سعید)

ربوہ۔ فون۔ ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکاتِ الٰہیہ میں زیادتی کا قرآنی نسخہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ (سورہ ابراہیم آیت ۸)

ترجمہ :- اور جب تمہارے ربّ نے (اظہار) فرمایا۔ اگر تم شکر بجالاؤ گے تو ہم تمہیں زیادہ دیں گے۔ اور اگر تم کفر (ناشکری) کرو گے تو پھر میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

شکر کا مقام کس قدر عظیم ہے۔ شکر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ سب نعمتوں میں برکت اور زیادتی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ قُرب و رضاءِ الٰہی ہو۔ توفیقِ اعمال ہو۔ اموال و نفوس ہوں۔ غرضیکہ شکر کے نیک ثمرات ہر شعبۂ زندگی پر حاوی ہیں۔ اور ناشکری کے نتیجہ میں انسان موردِ غضبِ الٰہی قرار پاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے فریضۂ شکر کی بجا آوری کے لئے شکرانہ فنڈ اور شادی فنڈ قائم ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ برکاتِ الٰہیہ میں زیادتی کے اس قرآنی نسخہ پر عمل کرتے ہوئے شادی بیاہ اور دیگر خوشیوں کے مواقع پر شکرانہ کی رقوم مرکز میں بھجوا کر سعادتِ دارین حاصل کریں تا یہ رقوم امامِ وقت کی منشاء مبارک کے ماتحت تقسیم ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں اپنے شکر گزار بندے بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

الفضل کی قیمت کے متعلق ضروری اعلان

قارئینِ کرام کو علم ہے کہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا رجحان دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اِس اضافہ سے اخباری صنعت بھی غیر معمولی طور پر متاثر ہو رہی ہے اور اخراجات میں اضافہ کے پیشِ نظر ملکی اخبارات کو بھی قیمتوں میں اضافہ کرنا پڑا ہے۔ ہماری کوشش تھی کہ ہم الفضل کی قیمت میں مزید کوئی اضافہ نہ کریں چنانچہ ہم دیگر اخبارات کے مقابلہ میں نسبتاً کم قیمت پر ہی الفضل اپنے خریداران کو مہیا کرتے رہے ہیں اس کی وجہ سے الفضل مالی لحاظ سے زیرِ بار چلا آ رہا ہے۔ موجودہ گرانی کے پیشِ نظر الفضل کی قیمت میں کسی قدر اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے چنانچہ ۱۸ رجون ۱۹۷۷ء سے الفضل کا چندہ حسبِ ذیل شرح کے مطابق وصول کیا جائے گا :-

سالانہ	۶۰/- روپے	کی بجائے	۷۰/- روپے		
ششماہی	۳۱/-	"	"	۳۶/-	"
سہ ماہی	۱۶/۵۰	"	"	۱۹/-	"
خطبہ نمبر سالانہ	۱۸/-	"	"	۲۰/-	"

فی پرچہ روزانہ ۳۰ پیسے کی بجائے ۳۵ پیسے
خطبہ نمبر فی پرچہ ۳۵ پیسے کی بجائے ۴۰ پیسے

ایجنٹ صاحبان بھی قیمت میں اضافہ نوٹ فرما لیں اور آئندہ اس کے مطابق ہی چندہ وصول کریں۔ بیرونی ممالک کے چندہ میں بھی اسی نسبت سے اضافہ شمار ہو گا۔

امید ہے کہ خریدار صاحبان موجودہ حالات میں اِس اضافہ کو ناگزیر خیال فرماتے ہوئے حسبِ سابق تعاون جاری رکھیں گے اور آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرما کر ممنون فرماویں گے۔ (منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز
۱۵-۱ اقصیٰ روڈ
فون آفس ۵۰۸ — فون گھر ۴۰۵

حضرت پیر مظہر الحق صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت پیر مظہر الحق صاحب ۱۶ رجون کی سہ پہر کو ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے، انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ محترم پیر صاحب مرحوم حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ کے بیٹے اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ آف لدھیانہ کے پوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ مرحوم کے پھوپھا تھے۔ نہایت مخلص اور نیک بزرگ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بوجہ ناسازیٔ طبع نمازِ جنازہ کے لئے تشریف نہ لا سکے اس لئے حضور کے ارشاد پر ۱۷ رجون کو بعد نمازِ عصر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں مرحوم کی یادگار ہیں۔ چھوٹی بیٹی مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ کی اہلیہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میرے لڑکے عزیز راجہ ظفر اللہ خان صاحب شاکر کا نکاح عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم قریشی رشید احمد صاحب سے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے مسجد محمود ربوہ میں ۱۲ رجون ۷۷ء کو بعد نماز عصر پڑھا۔ عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری کی نواسی اور الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کی پڑنواسی ہے۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار غلام مرتضیٰ۔ نصیرہ نزد کھاریاں ضلع گجرات)

۲۔ مورخہ ۲۵/۵/۷۷ بروز بدھ مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سکنہ چک ۱۶۱ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور کا نکاح محترمہ حنیفاں بی بی صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد دین صاحب مرحوم سکنہ چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر کے ہمراہ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر احمدیہ مسجد میں خاکسار نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اِس کو بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار غلام محمد حق معلم وقفِ جدید جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

گمشدہ گھڑی

میرے لڑکے کی کلائی کی گھڑی اٹلانٹک (ATLANTIC) جس کے ساتھ سیاہ رنگ کا چمڑے کا چین تھا مورخہ ۱۳ رجون کو مسجد المہدی گولبازار ربوہ سے نماز ظہر کے وقت وضو کرتے ہوئے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو یا اس کے بارہ میں کوئی علم ہو تو براہِ کرم خاکسار کو مطلع فرماویں۔

(چوہدری محمود احمد۔ کوارٹر تحریک جدید نمبر ۴۶ ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم راجہ ہدایت اللہ خان صاحب گر کر کولہے کی ہڈی نکل جانے کی وجہ سے عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ تاحال چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ مکرم راجہ صاحب کی صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار راجہ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ احمدیہ اضلاع مظفر آباد و پونچھ۔ آزاد کشمیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴